

حقیقتِ نفاق

☆ مفہوم :

نعوی:

مادہ: نفاق: خرچ ہونا نَفَقٌ : سرنگ (الانعام: 35)

نافقہ: گوہ کا بل جس کے دو منہ ہوتے ہیں

نفاق: دوغلا ہونا منافق : دو منہ والا شخص

وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُونَ (البقرة: 14)

”اور جب وہ ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور اپنے شیاطین کے پاس تنہائی میں ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ بے شک ہم تو (مسلمانوں کے ساتھ) مذاق کرتے ہیں۔“

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ بِكُفْرِهِمْ فَإِنَّ لَكُمْ مِنْ اللَّهِ لَقَوْلًا لَّكُمْ نَكُنْ مَعَكُمْ وَإِنْ كَانَ لِلْكَافِرِينَ نَصِيبٌ قَالُوا أَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعُكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (النساء: 141)

”وہ جو (اے مسلمانوں) تمہارے متعلق انتظار کرتے ہیں، پس اگر تمہیں اللہ کی طرف سے فتح مل جائے تو کہتے ہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے۔ اور اگر کافروں کے لئے کچھ حصہ (فتح کا) ہو تو (کفار سے) کہتے ہیں کیا ہم تم پر غالب نہ تھے اور ہم نے تمہیں مسلمانوں سے نہیں بچایا؟“

اصطلاحی :

قرآن حکیم نفاق کو ایک مرض قرار دیتا ہے۔ حدیث میں اسی مرض کو وھن کہا گیا ہے۔ یہ مرض دراصل مال و جان کی محبت کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں انسان بزدل و خلیل ہو جاتا ہے، مال و جان کو بچا بچا کر رکھتا ہے اور انہیں کسی بڑے مقصد کے لئے قربان کرنے سے گریز کرتا ہے۔

فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا (البقرة: 10)

”ان کے دلوں میں ایک مرض ہے، پس اللہ نے (بھی) ان کے مرض میں اضافہ فرمادیا۔“

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَّعْبُدُ اللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ۗ ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ (الحج: 11)

”اور لوگوں میں سے کوئی ایسا ہوتا ہے جو کنارے پر رہ کر اللہ کی عبادت کرتا ہے، پھر اگر اسے کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو اس پر مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر کوئی آفت پڑتی ہے تو منہ کے بل پھر جاتا ہے۔ دنیا کا بھی خسارہ کیا اور آخرت کا بھی۔ یہی سب سے (بڑا) واضح نقصان ہے۔“

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللَّهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللَّهِ ۗ وَلَئِن جَاءَ نَصْرٌ مِّن رَّبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۗ أَوَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ الْعَالَمِينَ ۗ وَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِينَ (العنكبوت: 10-11)

”اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ پر، پھر جب اللہ کے راستے میں ستایا جاتا ہے تو لوگوں کی تکلیف کو اللہ کے عذاب کے برابر بنا لیتے ہیں۔ اور اگر تمہارے رب کی طرف سے مدد آجائے تو ضرور کہیں گے کہ بے شک ہم تمہارے ساتھ تھے۔ کیا اللہ تعالیٰ خوب واقف نہیں اس سے جو جہان والوں کے سینوں میں ہے۔ اور اللہ لازماً ظاہر فرمادے گا انہیں جو ایمان لائے اور لازماً ظاہر فرمادے گا انہیں جو منافق ہیں۔“

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ أَنْ لَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْعَانَهُمْ ۖ
وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيمِهِمْ ۗ وَكَتَعْرِفَهُمْ فِي لَحْنِ
الْقَوْلِ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ۝ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجْتَهِدِينَ
مِنْكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَنَّكُمْ ۝ (محمد: 29-31)

کیا جن کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے وہ سمجھتے ہیں کہ اللہ ہرگز ان کیوں کو ظاہر نہ فرمائے گا۔ اور اگر ہم چاہیں تو ضرور تمہیں وہ لوگ دکھا دیں اور تم ضرور ان کو ان کے چہروں سے پہچان لو گے اور تم ضرور ان کے گفتگو کے انداز سے پہچان لو گے۔ اور اللہ تمہارے اعمال سے واقف ہے۔ اور لازماً ہم تمہاری آزمائش کریں گے یہاں تک کہ ہم ظاہر کر دیں تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو اور تمہارے اعمال کی آزمائش کر لیں۔

☆ نفاق کا مرض کس صورت میں پیدا ہوتا ہے؟

جس معاشرے میں کوئی انقلابی تحریک زور پکڑ جائے اور جس کے لئے مال و جان کی

قربانی کا تقاضا واضح ہو جائے تو ان حالات میں تین گروہ لازماً وجود میں آجاتے ہیں۔ اسلامی تحریک کے حوالے سے یہ گروہ درج ذیل ہیں:

1- مال و جان کے ساتھ تحریک کا ساتھ دینے والے (البقرہ: 3-5)

2- ڈٹ کر تحریک کی مخالفت کرنے والے (البقرہ: 6-7)

3- نہ ادھر کے اور نہ ادھر کے یعنی منافق (البقرہ: 8-16)

آج کے معاشرے میں کوئی انقلابی تحریک زور پر نہیں لہذا ہم ان گروہوں کی نشاندہی نہیں کر سکتے۔ البتہ ہمیں اپنا اپنا جائزہ لینا ہوگا کہ ہم پر دین کے جو تقاضے واضح ہوئے ہیں اس کے حوالے سے ہمارا طرز عمل کیا اور اور کہیں ہم مرض نفاق میں مبتلا تو نہیں ہیں؟

☆ ایک بہت بڑا مغالطہ :

آج اکثر مسلمانوں کو یہ مغالطہ لاحق ہے کہ منافقین دور نبوی ﷺ کے ایسے لوگ تھے جنہوں نے اسلام کا لبادہ اوڑھ رکھا تھا لیکن اندر خانے اسلام کے خلاف سازشیں کرتے رہتے تھے۔ اس وجہ سے اکثر مسلمان اپنے بارے میں منافق ہونے کا کوئی امکان نہیں کرتے۔ اس مغالطے کا نقصان یہ ہے کہ جن آیات یا احادیث میں منافقین کا ذکر ہے ہم ان سے خود کو غیر متعلق سمجھ کر گزر جاتے ہیں اور ان کی کچھ بھی تاثیر ہمارے دلوں پر نہیں ہوتی۔

دل سوز سے خالی رہتے ہیں، آنکھیں ہیں کہ نم ہوتی ہی نہیں

کہنے کو میں اک اک جلسہ میں پڑھ پڑھ کے سنایا جاتا ہوں

(قرآن کی فریاد)

اس حوالے سے حسب ذیل روایات پر غور فرمائیے :

1- وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَدْرَكْتُ ثَلَاثِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّهُمْ يَخَافُ الْبِفَاقَ عَلَى نَفْسِهِ مَا مِنْهُمْ أَحَدٌ يَقُولُ أَنَّهُ عَلَى إِيْمَانِ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَيُذَكِّرُ عَنِ الْحَسَنِ: مَا خَافَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا أَمِنَهُ إِلَّا مُنَافِقٌ (صحيح بخارى)

ابن ابی ملیکہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے تیس صحابہ سے ملاقات کی ہے۔ وہ سب کے سب اپنے آپ پر نفاق کے حوالے سے خوف رکھتے تھے۔ ان میں سے کسی ایک کا بھی دعویٰ نہ تھا کہ وہ حضرت میکائیلؑ اور حضرت جبرائیلؑ کے ایمان پر ہوں۔ اور حضرت حسن کے حوالے سے ذکر کیا گیا ہے کہ ایک مومن ہی نفاق سے خوف زدہ ہوتا ہے اور ایک منافق ہی اس سے اپنے آپ کو اس سے محفوظ سمجھتا ہے۔

2- قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ: إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَكُونَ مُنَافِقًا قَالَ: لَوْ كُنْتُ مُنَافِقًا مَا خِيفْتُ ذَلِكَ (طبرانی)

ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہوں کہ میں منافق ہو گیا ہوں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا اگر تم منافق ہوتے تو اس کا خوف نہ رکھتے۔

3- وَعَنْ أَبِي رَبِيعِ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيعِ الْأُسَيْدِيِّ قَالَ لَقِيتُ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةَ قُلْتُ نَافِقٌ حَنْظَلَةَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا تَقُولُ؟ قُلْتُ: نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَذْكُرُنَا بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ كَأَنَّا رَأَى عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيِّعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَوَاللَّهِ إِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هَذَا فَاِنطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَافِقٌ حَنْظَلَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تَذْكُرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأَى عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيِّعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ تَدُوْ مُؤْمِنٌ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحْتُمْ الْمَلَائِكَةَ فِي فَرَشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلَكِنَّ يَا حَنْظَلَةَ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

(مسلم)

حضرت حنظلہؓ ابن ربیع سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت ابوبکرؓ سے ملا تو انہوں نے پوچھا اے حنظلہؓ کیسے ہو؟ میں نے کہا کہ حنظلہؓ منافق ہو گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا سبحان اللہ! کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں اور وہ ہم سے جنت اور جہنم کا ذکر فرماتے ہیں تو گویا ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ پھر جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے چلے جاتے ہیں، بیویوں اور اولاد اور گھریلو کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں تو اکثر بھول جاتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا اللہ کی قسم! میرا

التَّكْذِيبُ (تحفة الاحوذی)

حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ نفاق دو طرح کا ہے۔ عمل کا نفاق اور جھٹلانے کا نفاق۔

1- شعوری یا اعتقادی منافقین : جو سازش کے تحت ایمان کا جھوٹا دعویٰ کر کے

اسلام کا لبادہ اوڑھ لیں۔ قرآن حکیم میں اس قسم کے منافقین کا تذکرہ بہت کم ہوا:

وَقَالَتْ طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكُتَيْبِ آمَنُوا بِالَّذِي نَزَّلَ عَلَيَّ الَّذِينَ آمَنُوا
وَجَهَّ النَّهَارِ وَانْكَفَرُوا آخِرَهُ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ وَلَا تُؤْمِنُوا إِلَّا لِمَنْ

تَبِعَ دِينَكُمْ (آل عمران: 72-73)

اور اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے کہا کہ ایمان والوں پر جو کچھ نازل ہوا ہے اس پر دن کے ابتدائی حصہ میں ایمان لے آؤ اور دن کے آخری حصہ میں اس کا انکار کر دو تا کہ وہ (مسلمان اپنے دین سے) لوٹ آئیں۔ اور جو تمہارے دین کی پیروی کرے اس کے سوا کسی کی بات نہ مانو۔

وَإِذَا جَاءُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَقَدْ دَخَلُوا بِالْكَفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا بِهِ ط

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ (المائدہ: 61)

اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے حالانکہ وہ کفر کے ساتھ ہی آئے تھے اور اسی (کفر) کے ساتھ واپس گئے، اور اللہ خوب واقف ہے اس سے جو وہ چھپاتے ہیں۔

2- غیر شعوری یا عملی منافق : جو خلوص سے دعوتِ ایمان قبول کر کے مسلمان

ہوئے ہوں اور خود کو مسلمان سمجھتے ہوں لیکن دین کے تقاضوں سے گھبرا کر اور

بھی یہی حال ہے۔ پھر میں اور حضرت ابو بکرؓ چلے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! حظلہ منافق ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا کیسے؟ میں نے عرض کیا ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں۔ آپ ہم سے جہنم اور جنت کا ذکر فرماتے ہیں گویا ہم انہیں دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ پھر جب ہم آپ کے پاس چلے جاتے ہیں تو بیویوں اور اولاد اور گھریلو کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں تو اکثر بھول جاتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم اس حالت میں ہمیشہ رہو جس میں میرے پاس ہوتے ہو اور ذکر میں مشغول رہو تو یقیناً فرشتے تم سے بستروں اور راستوں میں مصافحہ کریں گے۔ لیکن اے حظلہؓ کبھی کبھی یہ کیفیت ہوتی ہے، تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی۔

4- اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِي مِنَ الرِّيَآءِ وَلِسَانِي مِنَ الْكُذِبِ
وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَغْيَانِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورِ

(مسنون دعا: ترمذی)

اے اللہ پاک کر دے میرے دل کو نفاق سے اور میرے عمل کو ریا سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے بے شک تو خوب واقف ہے آنکھوں کی خیانت کرنے والے سے اور جو کچھ سینے چھپاتے ہیں۔

☆ منافقین کی اقسام :

عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ : النِّفَاقُ نِفَاقَانِ نِفَاقُ الْعَمَلِ وَنِفَاقُ

مال و جان کی قربانی کے خوف سے مرض نفاق میں مبتلا ہو گئے ہوں۔ قرآن حکیم میں اس قسم کے منافقین کا تذکرہ بہت کثرت سے ہوا ہے :

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ ۝
يُخَدِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ
(البقرة: 8-9)

اور لوگوں میں سے وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ اور آخرت کے دن پر حالانکہ وہ ایمان والے نہیں ہیں۔ وہ اللہ کو اور ایمان والوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ وہ دھوکہ نہیں دیتے مگر اپنے آپ کو مگر وہ اس کا شعور نہیں رکھتے۔

ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ

(المنافقون: 3)

اس لئے کہ وہ ایمان لائے پھر انہوں نے کفر کیا پس ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی پس وہ سمجھتے نہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ أَزْدَادُوا كُفْرًا لَّمْ
يَكُنِ اللَّهُ لِيُغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا ۝ بَشِيرِ الْمُتَّقِينَ بَأَنَّ لَهُمْ

عَذَابًا أَلِيمًا (النساء: 137-138)

”بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر انہوں نے کفر کیا پھر ایمان لائے پھر انہوں نے کفر کیا پھر وہ کفر میں بڑھتے چلے گئے اللہ ان کو معاف نہ فرمائے گا اور نہ انہوں (سیدھے) راستے کی ہدایت دے گا۔ (اے نبی) منافقین کو دردناک

عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔“

هُمَ لِلْكَفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ (آل عمران: 167)

”وہ اس دن ایمان کی نسبت کفر سے زیادہ قریب تھے۔“

يُنَادُوا وَهُمْ أَلَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ ؕ قَالُوا بَلَىٰ وَلَكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ أَنفُسَكُمْ
وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَغَرَّكُمْ
بِاللَّهِ الْغُرُورُ (الحديد: 14)

وہ (منافقین اہل ایمان کو) پکاریں گے کیا ہم (دنیا میں) تمہارے ساتھ نہ تھے۔ وہ (مسلمان) جواب دیں گے ہاں، لیکن تم نے اپنے آپ کو فتنہ میں ڈالا اور انتظار کرتے رہے اور شک میں مبتلا رہے اور تمہیں جھوٹی آرزوؤں نے دھوکہ میں ڈال دیا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ گیا اور تمہیں بہت بڑے دھوکہ باز (شیطان) نے اللہ کے بارے میں دھوکہ میں ڈال دیا۔

قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ (المائدہ: 41)

”وہ اپنے منہ سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے لیکن ان کے دل ایمان نہیں لاتے۔“

☆ مرضِ نفاق کا سبب :

مرضِ نفاق کا سبب ہے مال و جان کی محبت کی وجہ سے اللہ کے ذکر اور اس تعالیٰ کے طے کردہ فرائض سے غفلت۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ
يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ (المنافقون: 9)

”اے ایمان والو! تمہارے اموال اور اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں۔“

اور جو لوگ ایسا کریں گے پس وہی خسارہ پانے والے ہیں۔“

وَمَنْ يَعْمَلْ عَمَلًا نَقِيضًا لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ۝ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ (الزخرف: 36-37)

”اور جو رُحْمَن کے ذکر سے غفلت اختیار کرتا ہے ہم اس کے لئے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں تو وہ اس کا ساتھی ہو جاتا ہے۔“

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَاَنْسَاهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ۗ اَلَا اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (المجادله: 19)

”شیطان نے ان پر قابو پالیا، پس انہیں اللہ کا ذکر بھلا دیا۔ یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں اور آگاہ ہو جاؤ بے شک شیطان کا گروہ ہی خسارہ پانے والا ہے۔“

يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۙ قَالُوْٓا بَلٰى وَلٰكِنْ كُنْتُمْ فِتْنٰتُمْ اَنْفُسِكُمْ وَاَنْتُمْ تَبْصُرْتُمْ وَاَرْتَبْتُمْ وَاَعْرَبْتُمْ اَلَا مَانِيٓ حَتّٰى جَاءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَعَرَّكْتُمْ بِاللّٰهِ الْعُرُوْرُ

(الحديد: 14)

”وہ (منافقین اہل ایمان کو) پکاریں گے کیا ہم (دنیا میں) تمہارے ساتھ نہ تھے۔ وہ (مسلمان) جواب دیں گے ہاں، لیکن تم نے اپنے آپ کو فتنہ میں ڈالا اور انتظار کرتے رہے اور شک میں مبتلا رہے اور تمہیں جھوٹی آرزوؤں نے دھوکہ میں ڈال دیا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آگیا اور تمہیں بہت بڑے دھوکہ باز (شیطان) نے اللہ کے بارے میں دھوکہ میں ڈال دیا۔“

غفلت کی ایک بڑی وجہ کھیل تماشے، ڈرامے، فلمیں، ناچ گانے اور موسیقی وغیرہ ہیں:

عَنْ اَنَسٍ: اَلْغِنَاۗءُ وَ اَللَّهُوُ يَنْبَتَانِ النَّفَاقِ فِي الْقَلْبِ كَمَا يَنْبْتُ

اَلْمَاۗءُ الْعَشْبَ (کنز العمال)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ موسیقی اور کھیل تماشے دل میں اسی طرح نفاق پیدا کرتے ہیں جس طرح پانی گھاس پیدا کرتا ہے۔

اللہ کے ساتھ وعدہ خلافی کے سبب بطور سزا مرضِ نفاق دلوں میں ڈال دیا جاتا ہے:

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِن اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ فَلَمَّآ اٰتٰهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْٓا بِهٖ وَتَوَلَّوْٓا وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِىْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمٍ يَلْقَوْنَہٗ بِمَا اٰخَلَفُوْٓا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْٓا يَكْذِبُوْنَ (التوبه: 75-77)

”اور ان میں سے وہ بھی ہیں جو وعدہ کرتے ہیں کہ اگر اللہ نے ہمیں اپنے فضل میں سے عطا کیا تو ہم ضرور خرچ کریں گے اور نیکو کاروں میں سے ہو جائیں گے۔ پھر جب اللہ نے انہیں اپنے فضل میں سے عطا فرمایا تو انہوں نے اس میں بخل کیا اور اعراض کرتے ہوئے منہ پھیر لیا۔ پس اللہ نے سزا کے طور پر سزا کے طور پر ان کے دلوں میں نفاق پیدا کر دیا اس دن تک جب وہ اللہ کے حضور حاضر ہوں گے بسبب اس کے کہ انہوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اسے توڑ ڈالا اور بسبب اس کے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔“

ہم نے اللہ سے اس وعدے پر ایک ملک حاصل کیا تھا کہ یہاں اس کے دین کو قائم کریں گے لیکن ہم نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا لہذا اسی سبب سے آج مسلمانانِ پاکستان نفاقِ عملی، نفاقِ باہمی اور نفاقِ دستوری کی افسوسناک مثال ہیں!

☆ **مرضِ نفاق سے بچنے کے لئے حفاظتی تدبیر:**

مرضِ نفاق سے بچنے کے لئے حفاظتی تدبیر ہے دوام ذکر۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اذْكُرُوْٓا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاٰصِيْلًا ۝

هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۗ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ۝ (الاحزاب: 41-43)

”اے ایمان والو! کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرو اور صبح و شام اس کے تسبیح بیان کیا کرو۔ وہی ہے (اللہ) جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ تمہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالے اور وہ ایمان والوں پر بڑا مہربان ہے۔“

سب سے افضل ذکر ہے قرآن حکیم جس میں نہ صرف اللہ کی بلکہ اس کے احکامات کی بھی یاد دہانی ہے۔

أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا (محمد: 24)

”پس کیا وہ قرآن پر غور نہیں کرتے، کیا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں؟“

عَنْ أَنَسٍ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّ الْقُرْآنَ وَالذِّكْرَ لَيَنْبَتَانِ الْإِيمَانَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يَنْبْتُ الْمَاءِ الْعُشْبَ (کنز العمال)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ”قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک قرآن اور ذکر دل میں اس طرح ایمان پیدا کرتے ہیں جیسے پانی گھاس پیدا کرتا ہے۔“

اسی طرح نماز ذکر کا جامع ذریعہ ہے :

مَنْ صَلَّى أَرْبَعِينَ يَوْمًا صَلَاةَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فِي جَمَاعَةٍ أَعْطَاهُ اللَّهُ بَرَاءَتَيْنِ: بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةً مِنَ النِّفَاقِ (کنز العمال)

حضرت انسؓ سے روایت ہے ”جس نے نماز فجر اور عشاء چالیس دن تک جماعت کے ساتھ ادا کی اللہ تعالیٰ اسے دو برائتیں عطا فرمائے گا۔ جہنم کی آگ سے برأت اور نفاق سے برأت۔“

☆ مرضِ نفاق کی علامات :

مرضِ نفاق کا اظہار انسان کے کردار کی پستی، بزدلی اور غیر اخلاقی حرکات سے ہوتا ہے۔

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور منافق عورتوں کا اس طرح پیش فرماتا ہے :

الْمُنْفِقُونَ وَالْمُنْفِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ ۗ نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ ۗ إِنَّ الْمُنْفِقِينَ هُمُ الْفٰسِقُونَ (التوبه: 67)

منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے کے ہم جنس ہیں، برائی کا حکم دیتے ہیں اور نیکی سے روکتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو بند کئے رکھتے ہیں۔ انہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی انہیں نظر انداز کر دیا۔ بے شک منافق ہی فاسق ہیں۔

مندجہ ذیل احادیث مبارکہ میں بھی منافقانہ کردار کی تصویر پیش کی گئی ہے :

1- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اتَّمِنَ خَانَ، زَادَ فِي رِوَايَةٍ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین علامات ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب اس کے اس امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔ ایک اور روایت میں مزید ہے کہ خواہ روزہ رکھے اور نماز ادا کرے اور یہ دعویٰ کرے کہ وہ مسلمان ہے۔

2- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْ نِفَاقٍ حَتَّى يَدْعَهَا: إِذَا اتُّمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”چار خصلتیں جس میں بھی ہوں وہ پکا منافق ہے۔ اور کسی شخص میں ان میں سے ایک خصلت ہو تو یہ بھی نفاق ایک خصلت ہے یہاں تک کہ اس سے باز آجائے۔ (وہ چار خصلتیں یہ ہیں) جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔ اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ اور جب عہد کرے تو دھوکہ دے اور جب جھگڑے تو گالی دینے پر اتر آئے۔ اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔

3- عَنْ أَنَسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حُبُّ الْأَنْصَارِ آيَةُ الْإِيمَانِ وَبُغْضُ الْأَنْصَارِ آيَةُ النِّفَاقِ (نسائی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ انصار کی محبت ایمان کی علامت ہے اور انصار سے بغض نفاق کی علامت ہے۔

4- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس کو موت

آگئی اس حال میں کہ اس نے نہ تو کسی غزوہ میں شرکت کی اور نہ اس میں شرکت (یعنی شہادت) کی تمنا تو اس کو نفاق کی ایک شاخ (قسم) پر موت آئی۔

5- الْحَيَاءُ وَالْعِيَّةُ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْبِدَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ (ترمذی)

حیا اور کم گوئی ایمان کی دو علامات ہیں اور بے حیائی اور بہت زیادہ گفتگو نفاق کی دو علامات ہیں۔

6- عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ مَا النِّفَاقُ قَالَ: الرَّجُلُ يَتَكَلَّمُ الْإِسْلَامَ وَلَا يَعْمَلُ بِهِ (ابن جریر)

حضرت حذیفہؓ سے سوال کیا گیا کہ نفاق کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ انسان اسلام کا دعویٰ کرے مگر اس پر عمل نہ کرے۔

7- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْغَيْبَةُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْمَدَاءُ مِنَ النِّفَاقِ قَالَ: قُلْتُ: مَا الْمَدَاءُ؟ قَالَ: الَّذِي لَا يُعَارُ (نسائی)

ابی سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”غیرت مندری ایمان میں سے ہے اور مذاء نفاق میں سے ہے“۔ انہوں نے کہا میں نے سوال کیا کہ مذاء کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”وہ جو غیرت نہ رکھے“۔

8- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: نَظَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى شَابٍّ قَدْ نَكَسَ فِي الصَّلَاةِ رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ: مَا هَذَا؟ أَرَفَعُ رَأْسَكَ فَإِنَّ الْخُشُوعَ لَا يَزِيدُ عَلَى مَا فِي الْقَلْبِ فَمَنْ أَظْهَرَ لِلنَّاسِ خُشُوعًا فُوقَ مَا فِي

قَلْبِهِ فَإِنَّمَا أَظْهَرَ نِفَاقًا عَلَى نِفَاقٍ (کنز العمال)

محمد بن عبد اللہ القرشی روایت کرتے ہیں اپنے والد سے کہ انہوں نے فرمایا: حضرت عمر بن خطابؓ نے ایک نوجوان کو دیکھا کہ اس نے نماز میں سر جھکا رکھا ہے تو انہوں نے اس سے کہا: ”یہ کیا ہے؟ اپنے سر کو سیدھا رکھو۔ بے شک خشوع اس سے زیادہ نہیں ہوتا جتنا دل میں ہوتا ہے۔ جس نے اپنے دل میں موجود خشوع سے زیادہ لوگوں پر ظاہر کیا تو بے شک اس نے نفاق پر نفاق کو ظاہر کیا۔

9- إِنَّ الشُّحَّ وَالْفُحْشَ وَالْبَدَاءَ مِنَ النِّفَاقِ وَإِنَّهُمْ يَزِدُّنَ فِي الدُّنْيَا وَيَنْقُصْنَ مِنَ الْآخِرَةِ (کنز العمال)

بے شک دل کی لالچ اور فحش اور بے حیائی نفاق میں سے ہیں اور یہ دنیا (کی لذت) میں اضافہ کرتے ہیں اور آخرت (کے اجر و ثواب) میں کمی کرتے ہیں۔

☆ مرضِ نفاق کے درجات :

دین کے تقاضے سامنے آنے کے بعد درسِ روش تو یہ ہے کہ انسان تن من دھن کے ساتھ یہ تقاضے ادا کرے :

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۖ يُفَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعَدًّا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْآنِ ۖ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ ۖ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (التوبہ: 111)

بے شک اللہ نے اہل ایمان سے ان کی جانیں اور مال خرید لئے ہیں جنت کے عوض

میں۔ وہ اللہ کے راستے میں قتال کرتے ہیں، قتل کرتے ہیں اور قتل ہوتے بھی ہیں۔ یہ وعدہ ہے اللہ پر سچا توراہ میں اور انجیل میں اور قرآن میں۔ اور اللہ سے بڑھ کر کون وعدہ کا وفا کرنے والا ہوگا۔ پس تم اپنے اس سودے پر خوشیاں مناؤ جو تم نے کیا ہے اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

تو بچا بچا کے نہ رکھ اسے ترا آئینہ ہے وہ آئینہ

کہ شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہ آئینہ ساز میں

نا پسندیدہ روش یہ ہے کہ ان تقاضوں سے پہلو تہی کی جائے۔

تیپتی راہیں مجھ کو پکاریں

دامن پکڑے چھاؤں گھنیری

اب ایک انسان کی کیفیت حسبِ ذیل درجات ہو سکتے ہیں :

ضعفِ ایمان : انسان اپنی کمزوری کا اعتراف کرتا ہے۔

نفاق کا پہلا درجہ : انسان اپنی کمزوری کو چھپانے کے لئے جھوٹا عذر پیش کرے

1- إِنَّ الْكُذِبَ بَابٌ مِّنْ أَبْوَابِ النِّفَاقِ (کنز العمال)

”بے شک جھوٹ نفاق کے ابواب میں سے ایک باب ہے۔“

2- إِذَا جَاءَكَ الْمُنْفِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ

إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنْفِقِينَ لَكَاذِبُونَ (المنافقون : 1)

”جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ

اللہ کے رسول ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ آپ اُس کے رسول ہیں اور اللہ

گواہی دیتا ہے کہ بے شک منافق جھوٹے ہیں۔“

3- يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ (آل عمران: 167)

”وہ اپنے منہ سے وہ کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہے۔“

4- فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا

يَكْذِبُونَ (البقرة: 10)

”ان کے دل میں ایک مرض ہے، اللہ نے بھی ان کے مرض میں اضافہ کر دیا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے بسبب اس کے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔“

نفاق کا دوسرا درجہ : اپنے بہانے میں وزن پیدا کرنے کے لئے جھوٹی قسمیں کھانا

1- اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا

كَانُوا يَعْمَلُونَ (المنافقون: 2)

انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا پس وہ اللہ کے راستے سے روکتے ہیں (خود بھی رکتے ہیں) بے شک بہت برا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

2- يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ لِيُرْضَوْكُمْ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضَوْهُ إِنْ

كَانُوا مُؤْمِنِينَ (التوبه: 62)

وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی کریں حالانکہ اللہ اور اس کا رسول اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ انہیں راضی کیا جائے اگر وہ مومن ہیں۔

3- يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى

عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ (التوبه: 96)

”وہ قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ، اگر تم ان سے راضی ہو بھی

جاؤ تو بے شک اللہ فاسق قوم سے راضی نہیں ہوتا۔“

4- يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ وَيَحْسَبُونَ

أَنَّهُمْ عَلَى شَيْءٍ أَلَّا أَنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ (المجادله: 18)

”جس دن اللہ ان سب کو دوبارہ زندہ کرے گا تو وہ اللہ کے حضور میں قسمیں

کھائیں گے جیسے تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں او وہ سمجھیں گے کہ ان کا

کچھ کام بن جائے گا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ بے شک وہ جھوٹے ہیں۔“

خدا کے واسطے جھوٹی نہ کھائیے قسمیں

ہمیں یقین ہوا ہم کو اعتبار آیا

نفاق کا تیسرا درجہ : اپنی کمزوری چھپانے کے لئے دوسرے ساتھیوں کو دین کے لئے

قربانی دینے سے روکنا تاکہ وہ بھی ان ہی کی طرح ہو جائیں

1- الَّذِينَ قَالُوا لِأَخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا قُلْ فَادْرُؤُوا عَنَّا

أَنفُسِكُمُ الْمَوْتِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (آل عمران: 168)

جنہوں نے اپنے بھائیوں سے کہا اور خود بیٹھ رہے کہ اگر وہ (مسلمان) ہماری

بات مان لیتے تو مارے نہ جاتے۔ کہ دیجئے کہ تم اپنے تم سچے ہو تو اپنے اوپر سے

موت ٹال کر دکھاؤ۔

2- وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ

(التوبه: 81)

اور انہوں نے کہا کہ (مسلمانو) گرمی میں (قتال کیلئے) نہ نکلو۔ (اے نبی)

فرما دیجئے کہ جہنم کی آگ زیادہ شدید ہے، اگر وہ جانتے۔

نفاق کا چوتھا درجہ : مخلص ساتھیوں اور قائد سے دشمنی

1- وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ

(البقرة: 13)

”اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے تو کہتے ہیں کیا ہم ایمان لائیں بے وقوفوں کی طرح۔

2- إِذْ يَقُولُ الْمُنْفِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هَوْلَاءِ دِينُهُمْ

(الانفال: 49)

”جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے کہہ رہے تھے کہ ان لوگوں کو ان کے دین نے دھوکہ میں ڈال دیا ہے۔

3- هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَيَّ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا

وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكِنَّ الْمُنْفِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ ۝
يَقُولُونَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ وَلِلَّهِ

الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنْفِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ

(المنافقون: 7-8)

”وہ (منافق) کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ منتشر ہو جائیں۔ اور اللہ ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کے خزانے ہیں لیکن منافق سمجھتے نہیں۔ کہتے ہیں جب ہم مدینہ لوٹیں گے تو لازماً عزت والے اس میں سے ذلت والوں کو نکال دیں گے۔ اور اللہ ہی کے لئے

عزت ہے اور اس کے رسول کے لئے اور ایمان والوں کے لئے لیکن منافق جانتے نہیں۔

4- أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَى ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ

وَيَتَنَاجَوْنَ بِاللَّيْلِ وَالْعُدْوَانِ وَمِعْصِيَةِ الرَّسُولِ وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ وَيَقُولُونَ فِي أَنفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِمَا نَقُولُ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصَلُّونَهَا فَبئسَ الْمَصِيرُ (المجادله: 8)

کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں جنہیں سرگوشی کرنے سے منع کیا گیا تھا مگر وہ وہی کرتے ہیں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا اور باہم سرگوشیاں کرتے ہیں گناہ اور معصیت اور زیادتی کے کاموں اور رسول کی نافرمانی کی اور جب آپ کے پاس آتے ہیں تو اس طرح دعا نہیں دیتے جیسے اللہ نے آپ کو عادی ہے اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں اس پر اللہ ہمیں عذاب کیوں نہیں دیتا۔ ان کے لئے جہنم کافی ہے، وہ اس میں ڈالے جائیں گے اور وہ لوٹنے کی بہت بری جگہ ہے۔

5- وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَى مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنْفِقِينَ

يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا (النساء: 61)

اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ آؤ اس کی طرف جو اللہ نے نازل فرمایا اور رسول کی طرف تو تم دیکھو گے کہ منافق تم سے اعراض کرتے ہوئے رک جاتے ہیں۔

6- وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوُوا رُؤُوسَهُمْ

وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ (المنافقون: 5)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے لئے بخشش مانگیں تو وہ اپنے سروں کو ہلاتے ہیں اور تم انہیں دیکھو گے کو وہ تکبر کرتے ہوئے اعراض کرتے ہیں۔

7- وَإِنْ تُصِيبُهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَذِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَإِنْ تُصِيبُهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَذِهِ مِنْ عِنْدِكَ ۖ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ ۗ فَمَالِ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا (النساء: 78)

اگر انہیں کو بھلائی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ (اے نبی) تمہاری وجہ سے ہے۔ (اے نبی) فرمادیتے کہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے، پس ان لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ یہ بات کو سمجھتے نہیں ہیں۔

8- وَمِنْهُمْ مَّنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ (التوبه: 58)

اور ان میں سے کچھ ہیں جو (اے نبی) آپ پر الزام تراشی کرتے ہیں۔

9- وَمِنْهُمْ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ ۗ قُلْ أُذُنٌ خَيْرٌ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِلَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ ۗ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (التوبه: 61)

اور ان میں سے کچھ ہیں جو نبیؐ کو ایذا پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو صرف کان ہیں، (اے نبی) فرمادیتے کہ یہ کان تمہارے لئے بہتر

ہیں، وہ (رسولؐ) اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کی بات مانتے ہیں اور رحمت ہیں تم میں سے ایمان لانے والوں کے لئے اور جو لوگ

رسول اللہؐ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

☆ مرضِ نفاق کی ہلاکت خیزی :

1- روزِ قیامت شفاعتِ محمدی ﷺ سے محرومی :

سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۗ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۗ (المنافقون: 6)

(اے نبی) ان کے حق میں برابر ہے کہ آپ ان کے لئے بخشش مانگیں یا نہ مانگیں، اللہ ہرگز انہیں معاف نہ فرمائے گا۔

أَسْتَغْفِرُ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ ۗ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ (التوبه: 80)

(اے نبی) خواہ آپ ان کے لئے بخشش مانگیں یا نہ مانگیں، اگر آپ ان کے لئے ستر مرتبہ بھی بخشش مانگیں گے تب بھی اللہ ہرگز ان کو معاف نہ فرمائے گا۔

2- حشر کفار کے ساتھ :

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۗ مَا أَمْكُمُ النَّارُ ۗ هِيَ مَوْلَاكُمْ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ (الحديد: 15)

پس آج تم سے کوئی فدیہ قبول نہ کیا جائے گا اور نہ ہی کفار سے، تمہارا ٹھکانہ آگ ہے، وہی تمہاری ساتھی ہے، اور وہ لوٹنے کی بہت بری جگہ ہے۔

3- پلِ صراط پر نور سے محرومی :

يَوْمَ يَقُولُ الْمُنْفِقُونَ وَالْمُنْفِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَسِبْ مِنْ نُّورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا ۗ فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ

لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ (الحديد: 13)
 جس دن منافق مرد اور عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے ہم پر نظر (شفقت) کرو کہ ہم تمہارے نور میں سے کچھ لے لیں، کہا جائے گا کہ اپنے پیچھے (دنیا میں) لوٹ جاؤ اور نور تلاش کرو، پھر ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس کی اندرونی جانب رحمت ہوگی اور بیرونی جانب عذاب ہوگا۔

4- جہنم کے سب نچلے گھرے میں :

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَهُمْ نَصِيرًا
 (النساء: 145)

بے شک منافق جہنم کے نچلے ترین طبقے میں ہوں گے اور تم ان کے لئے کوئی مددگار نہ پاؤ گے۔

☆ **مرض نفاق کا علاج :**

وہی دیرینہ بیماری وہی نا محکمی دل کی
 علاج اس کا وہی آبِ نشاط انگیز ہے ساتی

نفاق کا علاج ہے نفاق :

وَأَنْفِقُوا مِنْ مَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا
 أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ وَلَنْ يُؤَخَّرَ اللَّهُ
 نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجْلُهَا وَاللَّهُ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ (المنافقون: 10-11)

اور خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے اور وہ کہے اے میرے رب تو نے مجھے ایک قریبی مدت تک مہلت کیوں

نہ دی کہ میں خوب صدقہ کرتا اور نیکو کاروں میں سے ہو جاتا۔ اور اللہ ہرگز کسی نفس کو مہلت نہیں دیتا جب اُس کی موت آجائے اور اللہ خوب واقف ہے اس سے جو تم کرتے ہو۔

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا (التوبہ: 103)

(اے نبی!) ان کے اموال میں سے صدقہ لیجئے تاکہ انہیں پاک کریں اور ان کا تزکیہ کریں

☆ **مرض نفاق کا سب سے زیادہ خطرہ کن کو ہے؟**

مرض نفاق کا سب سے زیادہ خطرہ ان لوگوں کو ہے جن پر دین اسلام کے اصل تقاضے یعنی پوری زندگی میں اللہ تعالیٰ کی کلی اطاعت کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا اور دین کے غلبے کے لئے مال اور جان سے جہاد کرنا واضح ہو چکے ہیں۔ اب اگر وہ ان تقاضوں کی ادائیگی سے اعراض کرتے ہیں تو مرض نفاق میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔

اللَّهُمَّ طَهِّرْ قُلُوبَنَا مِنَ النِّفَاقِ وَأَعْمَلْنَا مِنَ الرِّيَاءِ وَالسِّنِّيَةِ مِنَ الْكُذِبِ

وَأَعْيِنَا مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورِ

آمین.